سوال

(244) دعا میں ہاتھوں کو اٹھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ خطبہ جمعہ کی دعا میں دونوں ہاتھوں کو اٹھالیتے ہیں اور بعض نہیں اٹھاتے ۔ بعض لوگ سنت مؤکدہ کے بعد دعا کے لیے دونوں ہاتھوں کو اٹھالیتے ہیں، اسی طرح بعض لوگ وتر میں دعائے قنوت میں ہاتھ اٹھالیتے ہیں اور بعض نہیں اٹھاتے ۔ امید ہے راہنمائی فرمائیں گے کیا دعا میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانا سنت ہے یا نہیں؟ جزاکم اللہ خیرا ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دعا میں ہاتھوں کو اٹھانا سنت ہے اور یہ قبولیت دعا کے اسباب میں سے ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

(إن ربکم تبارک وتعالی حیی کریم یستحیی من عبدہ إذا رفع یدیہ إلیہ ان یردہما صفرا".) (سنن ابی داود الوتر باب الدعاء حدیث : وجامع الترمذی حدیث : 3556 وسنن ابن ماجہ حدیث : 3866 والمستدرک علی الصحیحین للحاکم : 497)

''تمہارا رب بہت باحیاء اور کریم (کرم والا) ہے، جب اس کا بندہ اس کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے اپنے بندے سے شرم آتی ہے''۔

اس حدیث کو ابوداود، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے ۔ نیز صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

((أَیُّہَا النَّاسُ إِنَّ اللَّہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ إِلَّا طَیِّبًا وَإِنَّ اللَّہَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِینَ بِمَا أَمَرَ بِہِ الْمُرْسَلِینَ فَقَالَ یَا أَیُّہَا الرُّسُلُ کُلُوا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّی بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِیمٌ وَقَالَ یَا أَیُّہَا الَّذِینَ آمَنُوا کُلُوا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاکُمْ ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْہِ إِلَی السَّمَاءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُہُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُہُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُہُ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّی یُسْتَجَابُ لِذَلِکَ) (صحیح مسلم الزکاة باب قبول الصدقة من الکسب الطیب وتربیتہا حدیث : 1015)

''اے لوگوں اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ نے مومنین کو بھی وہی حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو دیا اللہ نے فرمایا اے رسولو! تم پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو میں تمہارے عملوں کو جاننے والا ہوں اور فرمایا اے ایمان والو ہم نے جو تم کو پاکیزہ رزق دیا اس میں سے کھاؤ پھر ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو لمبے لمبے سفر کرتا ہے پریشان بال جسم گرد آلود اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف دراز کر کے کہتا ہے اے رب اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام اور اس کا پہننا حرام اور اس کا لباس حرام اور اس کی غذا حرام تو اس کی دعا کیسے

قبول ہو۔''

بہت سی احادیث سے یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبۂ استسقا میں اور حجۃ الوداع کے موقع پر، ایام تشریق میں جمرہ اولیٰ وثانیہ کے پاس اور گیر بہت سے موقعوں پر دعا میں ہاتھ اٹھائے تھے لیکن یہ ثابت نہیں کہ نبی ﷺ نے ہر عبادت کے وقت ہاتھ اٹھائے ہوں، لہٰذا آپ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کا تقاضا یہ ہے کہ جہاں آپ نے ہاتھ نہیں اٹھائے وہاں ہم بھی ہاتھ نہ اٹھائیں، مثلاً خطبۂ جمعہ، خطبۂ عید، دونوں سجدوں کے درمیان دعا، نماز کے آخر میں دعا اور نماز پنجگانہ کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھانا نبی اکرمe سے ثابت نہیں ہے۔ اور ہمیں حکم یہ ہے کہ ہم کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے میں صرف اور صرف نبی ﷺ ہی کے اسوہ کو پیش نظر رکھیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

لَقَد كانَ لَكُم فى رَسولِ اللَّهِ أُسوَةٌ حَسَنَةٌ ٢١ ... سورة الاحزاب

''یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص193